دفاعی تجزیہ

جناب قاضی رحمت اللہ، راولپنڈی

پاکستان کے نیوکلیئر اثاثہ جات کو تباہ کرنے کا امریکی منصوبہ

یہ بات پاکستانی میڈیا میں بتکرار آ چکی ہے کہ امریکہ پاکستان کے نیوکلیئر اثاثہ جات کو تباہ کرنے کا عزم بالجزم کئے ہوئے ہے بلکہ عالم اسلام کے باحیثیت ملک ہونے کے ساتھ ساتھ یورپی ممالک کی سرتوڑ مخالفت کے باوجود ایک ایٹمی طاقت بن جانے کے جرم میں اسے صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کے درپے ہے۔اس سلسلے میں اس کی منصوبہ بندی اتنی مکمل اور حتمی ہے کہ امریکن تھنک ٹینکس نے یہ پیشگوئی کر رکھی ہے کہ 2010ء تک پاکستان اندرونی طور پر مفلوج ہو جائے گا۔ 2015ء تک اندرونی اور بیرونی کشمکش میں اس کے حصے بخرے ہو جائیں گے اور 2020ء تک پاکستان کے نام کا کوئی ملک دنیا کے نقشے پر موجود نہیں ہوگا۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

پاکستان کو باہر سے ضرب لگانے کے لئے اس کے نیوکلیئر پروگرام کو نشانہ بنانا سامراجی طاقتوں کا طے شدہ پروگرام ہے۔اس سلسلے میں چند خبریں ملاحظہ ہوں۔

☆ یہودی نژاد سابق امریکی وزیر خارجہ ہنری کسینجر نے جو خارجہ امور کے ممتاز امریکی ماہر ہیں ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دور اقتدار میں پاکستان کا دورہ کرتے ہوئے لاہور ایئر پورٹ پر بھٹو صاحب کو ایٹمی پروگرام ترک کر دینے کا حکم دیا تھا اور دھمکی دی تھی کہ عدم تعمیل کی صورت میں انہیں نمونہ عبرت بنا دیا جائے گا۔سابق امریکی صدر مسٹر کلنٹن نے پاکستان کے ایٹمی دھماکوں سے قبل اس وقت کے وزیر اعظم نواز شریف سے کہا تھا کہ ایٹمی دھماکہ کر کے وہ برسر اقتدار نہیں رہ سکیں گے۔

☆ پاکستان کے نیوکلیئر پروگرام کو بے نظیر بھٹو کے دور میں کیپ (CAP) کرنے کے لئے سخت دباؤ ڈالا گیا لیکن ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی اپنے مقصد کے ساتھ یکسوئی اور لگن کی وجہ سے اسے بظاہر کیپ کر دیا گیا مگر امریکہ کو اس میں کامیابی نہ ہو سکی اور نیوکلیئر پروگرام جاری رکھنے پر پوری پاکستانی قوم کا مثالی اتحاد و اتفاق سامنے آیا۔

☆ 2001ء میں واشنگٹن سے جاری ہونے والی یہ خبر سامنے آئی کہ امریکن فوجی انٹیلی جنس کے افسروں کی اعلیٰ سطح کی ایک ٹیم نے پاکستان کے ایٹمی پلانٹس اور ایٹمی ہتھیاروں کی انسپکشن کے بعد پاکستان کے سیکورٹی انتظام پر عدم

اعتماد کا اظہار کیا اور سیکورٹی سسٹم کو بہتر بنانے کیلئے سازوسامان، مدد، ٹریننگ اور مشاورت کی پیشکش کی۔ ٹیم کے سربراہ بریگیڈیئر جنرل کیون چلٹن نے پاکستانی حکام سے تین روزہ ملاقات کے دوران امریکی حکومت کی تشویش بیان کی ہے کہ پاکستانی فوج کے افسر طالبان کے ہمدرد ہیں اس لئے خدشہ ہے کہ وہ ایٹم بم چوری کر کے طالبان کو دے دیں گے اس لئے لازمی ہے کہ پاکستان اپنے ایٹم بم کسی دوسری جگہ منتقل کر دے اور مزید یہ کہ امریکی ٹیم نے پاکستان کو متبادل سٹوریج ہینڈلنگ اور نئے سیکورٹی سسٹم کی پیشکش کی تا کہ امریکہ کی تشویش دور ہو جائے۔ اس کے بعد اخبار واشنگٹن پوسٹ نے یہ خبر دی کہ پاکستان نے اپنے ایٹمی ہتھیار چھ نئے خفیہ مقامات پر منتقل کر دیئے ہیں۔ حکومت کو ایٹمی تنصیبات پر حملوں اور ہتھیار چوری ہونے کا خطرہ تھا۔ پاکستان کے پاس 30 سے 40 ایٹم بم اسمبل کرنے کا مواد موجود ہے۔ اس پر ممتاز عسکری تجزیہ نگار بریگیڈیئر ریٹائرڈ شمس الحق قاضی نے 17/ اکتوبر 2001ء کے اخبارات میں لکھا تھا کہ ''موجودہ بحران سے قبل ہم کسی غیر متعلق اور بالخصوص کسی غیر ملکی کو اپنی ایٹمی تنصیبات کے قریب بھی نہیں بھٹکنے دیتے تھے بلکہ قارئین کو یاد ہوگا کہ فرانس کا سفیر اس کوشش میں اپنے دانت تڑوا بیٹھا تھا لیکن اب جیسا کہ وزیر دفاع نے بتایا ہے کہ پاکستان نے اپنا سب کچھ امریکہ کے حوالہ کر دیا ہے۔''

اس سلسلے میں نیویارک ٹائمز 11/ نومبر 2001ء کو دیئے جانے والے انٹرویو میں جنرل پرویز مشرف کا یہ بیان بھی موجود ہے کہ ''پاکستان کو اسلحے کے بارے میں امریکی پیشکش قبول ہے''۔ امریکی ٹیلی ویژن (News by Night) کے نشریئے میں سابق امریکن سفیر رابرٹ اوکلے کی زبان سے یہ خبر دی گئی کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان اتفاق ہو گیا ہے کہ دونوں ملکوں کے سیکورٹی اہلکار پاکستان کی تنصیبات کی مشترکہ نگرانی اور حفاظت کریں گے یہ کام ''امریکہ پاکستان لیزان'' نامی کمپنی کے سپرد کیا جائے گا۔

☆ 24/ فروری 2003ء کو اسرائیلی وزیر اعظم نے ریڈیو پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عراق کو غیر مسلح کرنے کے بعد پاکستان، ایران اور شام کو غیر مسلح کیا جائیگا کیونکہ ان ممالک کے خطرناک ہتھیار دنیا کو تباہ کر سکتے ہیں''

پاکستان پر حملے کے وقت کا تعین

☆ امریکی صحافی سیمور ہرش نے نیویارک ٹائمز میں اپنے آرٹیکل میں تحریر کیا ہے کہ اسرائیلی فوج کا ایک شعبہ Sykat Matkal ہے جہاں پر اسرائیلی منتخب کمانڈوز کو تربیت دی جاتی ہے۔۔۔'' کہ اگر پرویز مشرف کو کچھ ہو جائے۔۔۔ تو یہ کمانڈوز پاکستان میں کیموفلاج طریقے سے اتر کر ایٹمی پروگرام کو منجمد کر دیں گے''

☆ 22/ جنوری 2005ء کو نامزد امریکی وزیر خارجہ کنڈولیزا رائس نے امریکی سینٹ کی خارجہ کمیٹی کے سامنے بیان دیتے ہوئے کہا کہ ''پاکستان کا ایٹمی پروگرام محفوظ ہاتھوں میں ہے اسے دہشت گردوں سے محفوظ رکھنے کیلئے جو کچھ امریکہ نے کیا اس کو ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔''

سابق امریکی صدارتی امیدوار جان کیری کے ایک سوال کے جواب میں نامزد امریکی وزیر خارجہ نے بتایا کہ ''پاکستان میں کسی اچانک تبدیلی کی صورت میں پاکستان کے ایٹمی اثاثوں کے مین ہنگامی پلان تیار کرلیا گیا ہے''۔ پاکستان کے اندر اچانک تبدیلی یا واضح الفاظ میں جنرل پرویز مشرف کے منظر سے ہٹنے کے نتیجے میں پاکستان کے ایٹمی اثاثوں پر حملہ آور ہوکر انہیں تباہ کردینے کا آپشن یقینی طور پر کھلا ہے۔

امریکی ملٹری انٹیلی جنس کا ہنگامی بنیادوں پر سوچ بچار:

11-08-2007 کی خبر ہے (رپورٹ سی این این) مشرف اقتدار کے خاتمے کے بعد ایٹمی اثاثے غلط ہاتھوں میں جانے کا خدشہ ہے' انہیں محفوظ بنانے کیلئے امریکی ملٹری انٹیلی جنس کے تین اعلیٰ حکام نے پاکستان کی موجودہ صورتحال کا تجزیہ کرتے ہوئے آزادانہ تصدیق کی ہے کہ پاکستان میں صدر جنرل پرویز مشرف کی حکومت کے خاتمے کا خدشہ ہے۔ انکے اقتدار سے علیحدہ ہونے کے بعد امریکی انٹیلی جنس کے حکام نے اس امر پر ہنگامی بنیادوں پر سوچنا شروع کردیا ہے اور اس سوچ کا سب سے اہم پہلو یہی ہے کہ اقتدار کی تبدیلی کی صورت میں ایٹمی ہتھیاروں پر پاکستان کے کنٹرول کو کیسے یقینی بنایا جائے؟ پاکستان کے حکام اور کمانڈروں کی وفاداریاں کسی وقت بھی تبدیل ہونے کا امکان ہے:

دشمن کی طرف سے اس کے واضح عزائم کے باوجود آنکھیں بند کرلینا خودکشی کو دعوت دینے کے مترادف ہوگا خدانخواستہ اس طرح 1971ء سے بھی بڑا المیہ رونما ہوسکتا ہے۔

اپنی صفیں درست کر لینے کیلئے چند اہم تجاویز:

۱۔ ایٹمی اثاثہ جات کا مکمل کنٹرول ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے سپرد کردیا جائے اور ان کو سابقہ پوزیشن پر بحال کردیا جائے۔ ان سے بہتر طور پر ایٹمی اثاثہ جات کی حفاظت کی توقع کی جاسکتی ہے۔

۲۔ ملک کی عسکری قیادت اس سنگین صورت حال سے عہدہ براء ہونے کیلئے فوری طور پر اپنی صفیں درست کرے اور پوری جزرسی کے ساتھ حالات کا تجزیہ کر کے ضروری اقدامات کا آغاز کردے۔

۳۔ ملک گیر سطح پر ایک دفاعی کانفرنس کا انعقاد ضروری ہے۔ جس میں سابق عسکری قیادت اور قومی سیاسی جماعتوں کے ذمہ داران ملکی دفاع کے بارے میں اپنی تجاویز دیں۔ تاکہ پوری قوم سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر اپنی افواج کی پشت پر کھڑی ہو اور عوام جذبہء جہاد سے سرشار ہوجائیں۔

۴۔ دشمن نے الٹی میٹم دے دیا ہے ہم اسوقت حالت جنگ میں ہیں لہذا یورپی ممالک کی سپانسرڈ NGO's کا نیٹ ورک توڑ دیا جائے جن کو امریکن سی آئی اے نے باہم مربوط اور منظم کر کے پاکستانی معاشرے میں فعال کررکھا ہے۔ یہ تنظیمیں ایک بہت بڑی طاقت ہیں جو کسی بھی نازک وقت میں پاکستان کے لئے مشکلات پیدا کرسکتی ہیں۔

۵۔ پاکستان میں F.B.I جیسی خطرناک تنظیم کی موجودگی کا افغانستان میں کرزئی حکومت قائم ہوجانے کے بعد

قطعاً کوئی جواز نہیں تھا۔ یہ تنظیم CIA کا آپریشنل شعبہ ہے جو دوسرے ملکوں میں امریکہ کی پسند کی سیاسی تبدیلیاں لانے کا کام کرتا ہے۔ حتیٰ کہ مختلف حکومتوں کا تختہ اُلٹنے کا کام بھی یہی ایجنسی انجام دیتی ہے اس وقت F.B.I پاکستانی حکمرانوں کی محافظ فورس کے طور پر پاکستانی انٹیلی جنس کے گائیڈ کی حیثیت سے کام کر رہی ہے۔ یہ حکمرانوں پر منظم حملے کرتی اور پھر انہیں بچا کر صحیح سلامت نکالنے کا کریڈٹ بھی لیتی ہے' صدر پاکستان' وزیراعظم پاکستان اور وزیر داخلہ پر حملے اس فورس کی کارستانی ہے۔ فرقہ وارانہ فسادات کیلئے فضا ہموار کرنا بھی اس نے اپنے ذمے لے رکھا ہے۔ ورنہ پاکستانی معاشرے میں کسی قسم کے فرقہ وارانہ رجحانات موجود نہیں ہیں۔ خودکش حملے بھی اسی فورس نے بڑی محنت کے بعد ایک عرصہ کی جدوجہد کے ذریعے پاکستان میں متعارف کرائے ہیں۔ پہلے ہمارے معاشرے میں ان کا کوئی وجود نہیں تھا۔ F.B.I کی موجودگی میں پاکستان کے دفاع کو مضبوط اور مستحکم سمجھ لینا اپنے آپ کو خوفناک مغالطہ میں رکھنا ہے۔

۶۔ حاضر سروس فوجی جرنیلوں کے پاس جو سول محکموں کی ذمہ داریاں ہیں وہ ان سے فوراً واپس لی جائیں اور انہیں صرف عسکری ذمہ داریاں ادا کرنے کے لئے یکسو کر دیا جائے۔

۷۔ قبائلی علاقوں میں آپریشن فوری طور پر بند کیا جائے اس کے بغیر ہمارا افغانستان کے ساتھ بارڈر خطرات سے دوچار رہے گا۔

۸۔ بلوچستان کے حالات کو نارملائز کرنے کے لئے فوری اقدامات کی ضرورت ہے۔

بقیہ صفحہ نمبر ۵۹ سے: (مولانا سمیع الحق اور مولانا حسن جان شہیدؒ کا سفر زاہدان)

افضیلت کا معیار تقویٰ: سورۃ اخلاص کے تیسرے حصے میں یہ صفت بھی مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مخلوق کے ساتھ کسی قسم کا رشتہ نہیں' باپ' بیٹا ہونے کا تعلق نہیں۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کے برابر ہونے والا کوئی ہوسکتا ہے۔ اس صفت کریمہ پر غور کرتے ہوئے اگر آج کا مسلمان رشتوں ناموں پر فخر کرنے سے بچے اور اسلامی عقیدے پر افضیلت کو سمجھے اور صرف اخوت اسلامی پر نظر رکھیں' اور آپ ﷺ کے اس قول مبارک پر عمل کریں اور مصداق بنیں۔ لا فضل لعربی علی عجمی ولا لاحمر علی الاسود الا بالتقویٰ و کلکم بنو آدم و آدم من تراب۔ عربی کو عجمی پر اور احمر کو سیاہ فام پر کوئی برتری حاصل نہیں مگر صرف تقویٰ سے اور یہ کہ سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور حضرت آدمؑ مٹی سے پیدا کئے گئے تھے۔ جبکہ قرآن کریم میں عام انسانوں کو ایک مرد وعورت سے پیدا کرنے کا ذکر کیا گیا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز بننے کا معیار تقویٰ بتلایا گیا ہے۔...... آج ہم مشرق و مغرب کے ہر خطہ کے مسلمانوں کیلئے ان پر پیش آمدہ مصائب کیوجہ سے غمزدہ اور پریشان ہیں۔ ہم مسلمانوں کے غم سے غمزدہ اور انکی خوشی پر خوش ہوتے ہیں اور آخر میں دعا کرتے ہیں تمام مسلمانوں کے توحید کاملہ اور انکے عمل کیلئے دعا گو ہیں اور دشمنوں کے مقابلے میں انکی کامیابی کیلئے دعا گو ہیں اللہ ہی قادر ہے اور توفیق و مدد کرنیوالا ہے